سلسلہ تصوف نمبر ۳۰

اردو ترجمہ کتاب

نفحات الانس

یعنی

چھ سو پچیس (۶۲۵) اولیائے کرام کے حالات مع سوانحعمری حضرت مصنف

از تصنیف لطیف

مقبول بارگاہ کبریا عاشق صادق جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم

حضرت مولانا نور الدین محمد عبد الرحمن جامی نقشبندی الاحراری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

جناب مولانا حافظ سید احمد علی صاحب چشتی نظامی سلمہ اللہ تعالے

رجسٹرڈ

اللہ والے کی قومی دوکان

مالک ملک چنن الدین نقشبندی مجددی تاجر کتب بازار کشمیری لاہور نے

بصرف زر کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر نہایت صحت وصفائی کے ساتھ طالبان ومعاشقان سرکار عالیہ جناب رسول کرم صلے اللہ علیہ وآلہ اصحابہ وبارک وسلم کے لیے

معرفت ... تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپوایا

بار دوم

قیمت 25/-

285/-

موصوف رح کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ قارئین کو مولانا علیہ الرحمۃ کے حالات سے آگاہی حاصل ہو جائے۔ مولانا کا نعتیہ اور عارفانہ کلام مع شرح حیاتِ جامی میں درج کیا گیا ہے۔ یہاں صرف مختصر حالاتِ زندگی لکھے گئے ہیں +

نفحات الانس

یہ کتاب مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے ۸۸۳ھ مطابق ۱۴۷۸ء میں تالیف فرمائی، یہ کتاب صوفی بزرگوں کے حالات میں ایک نادر مجموعہ ہے۔ اس میں مبالغہ اور طوالت کو دخل نہیں۔ بڑے خلوص سے لکھی گئی ہے۔ مضامین آسانی سے سمجھ میں آسکتے ہیں۔ جس زمانے کی یہ کتاب تحریر شدہ ہے۔ اس زمانے میں مصنفین بڑی عبارت آرائی سے کام لیتے تھے۔ اور مضمون کو دقیق بنا دیتے تھے۔ ایسی طرزِ تحریر میں یہ نقص ہے کہ وہ عام فہم نہیں ہوتی۔ مولانا جامی رح کی کتاب اس عیب سے پاک اور سہل و آسان ہے +

نفحات الانس پہلے پہل کلکتہ میں شائع اور ۷۰۸ صفحات میں ختم ہوئی۔ اس میں صوفی بزرگوں کے حالات کے علاوہ حافظ۔ کمال خجندی۔ مغربی اور دوسرے شاعروں کا ذکر بھی ہے۔ جو تیمور کے آخری ایامِ سلطنت اور شاہرخ کے عہدِ حکومت کے شروع میں ہوئے +

اس کتاب کے ابتدائی صفحات کی نو فصلوں میں اسلامی تصوف کے اصول و احکام اور صوفیوں کی تاریخ بیان کی گئی ہے +

میرے پاس جو کتاب ہے وہ مطبع نامی منشی نولکشور کی ۱۸۸۵ء کی مطبوعہ بزبانِ فارسی اور ۱۲۱۳ صفحوں پر تمام ہوئی ہے۔ حاشیہ پر کتاب سلسلۃ الذہب منظوم درج ہے۔ نفحات الانس کی تاریخ تکمیل یہ لکھی ہے ؎

این نسخۂ مقتبس ز انفاس کرام	کرشیے نفحات الانس آمد بمشام
از ہجرتِ خیر البشر و فخرِ انام	در ہشت صد و ہشتاد و سوم گشت تمام

ایرانیوں نے مولانا جامی رح کے حالات میں ایک مبسوط کتاب "جامی" تالیف اور شائع کی ہے۔

اعتقاد نامہ مولانا علیہ الرحمۃ

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دوسری کتاب سلسلۃ الذہب میں مسلمانوں کی ہدایت کے لئے اعتقاد نامہ درج کیا ہے۔ جس میں ذات باری تعالےٰ کی ذات کی نسبت، اس کے کلام کی نسبت، قضاو قدر کی نسبت، فرشتوں کے وجود کی نسبت۔ انبیا علیہم السلام پر ایمان رکھنے کی نسبت، سب انبیا پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت۔ ختم نبوت۔ شرع محمدی، معراج محمدی، معجزات انبیاءؑ۔ کتب سماوی، قرأت کلام اللہ کی نسبت مفصّل بحث کی ہے۔ پھر آلؑ و اصحابؓ اور اُمت محمدیہؐ کی بابت جس طرح مسلمانوں کو اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ اس کو بوضاحت بیان فرمایا ہے۔ نیز اہل قبلہ کی تکفیر پر بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں عذاب قبر۔ سوالات منکر و نکیر۔ وزن اعمال۔ عبور پل دوزخ اور اہل ایمان کے جنت میں داخل ہونے کا اور دیدار الٰہی کرنے کا بھی مفصّل بیان کیا ہے۔ ناظرین مفصل ذکر "حیات جامی" میں ملاحظہ کریں گے۔

حُبّ آل نبیؐ و بغض صحابہؓ

مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے اسی کتاب سلسلۃ الذہب میں بتایا ہے کہ آل نبیؐ سے محبّت رکھنا رفض نہیں بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ سے بغض رکھنا رفض ہے۔ پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی دینی خدمات کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد خود ساختہ سیدوں کی خبر لی ہے۔ کہ ماں باپ کا تو کوئی نسب تھا مگر بیٹا سید بن گیا۔ مگر اس کے خط و خال اور حال و مقال بتا رہی ہے کہ اس کا دعوےٰ دروغ بے فروغ ہے۔

کون سے علیؓ؟

ایک شخص (شیعہ) مولانا جامیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر التماس کرتا ہے۔ کہ مجھے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب بیان فرمائیں۔ آپ اُس سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کون سے علی کے؟ وہ کہتا ہے کہ علیؓ ابن ابی طالب کے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ٹھیک ہے وہ علی تھا تو ایک ہی۔ مگر تم نے ایک اور علی بنا لیا ہے۔ جسے خلافت کی بڑی حرص تھی۔ مگر باوجود تین بار سخت کوشش کے خلیفہ نہ بن سکا۔ تم نے اسے ایک ایسا پہلوان بنا رکھا ہے جو مونچھوں پر تاؤ دئے ہوئے ہر وقت لڑنے مرنے کو تیار رہتا۔ مگر کبھی غالب نہ ہوا۔ مغلوب ہی رہا۔ مگر ہمارا جو علیؓ تھا وہ حرص و ہوا سے پاک تھا۔ اسے خلافت کا کوئی لالچ نہ تھا۔ جب ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ فوت ہو گئے تو علیؓ سے بہتر کوئی شخص نہ تھا۔ جس کو خلیفہ بنایا جاتا۔ چنانچہ اُنھوں نے بادل ناخواستہ بارِ خلافت اٹھا لیا۔ ہمارا یہ علیؓ عین ابوبکرؓ اور عین عمرؓ تھا۔ اور جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت تھے اسی طرح علی رضی اللہ عنہ خاتم خلافت ہوئے ؎

ایں علیؓ در کمالِ خُلق و سیر	عینِ بوبکرؓ بود عینِ عمرؓ
لعنِ ایشاں مکن کہ لعنتِ اوست	زشت باشد ز دوست لعنتِ دوست
بود ختم الرُّسل نبیؐ و زپئے	شد علیؓ خاتمِ ولایتِ وے

مولانا جامی علیہ الرحمۃ کے اوصاف

مولانا جامیؒ ذوقِ لطیف کے مالک تھے۔ فرماتے تھے کہ خامکار لوگ ہوا و ہوس کا نام عشق رکھ لیتے ہیں۔ ایسوں کا عشق حقیقی کے کوچے میں گزر نہیں۔ سچا عاشق وہ ہے جس کے دل میں سوز و گداز ہو اور نفسانی خواہشات اور راحت و آرام سے کنارہ کش ہو۔ اور آپ کے دل میں عشق حقیقی صحیح طور پر موجود تھا۔

آپ صحیح معنوں میں درویش تھے۔ اور تواضع، فروتنی، ترکِ ریا، نفس کُشی۔ اور خلوص عقیدت آپ کے حرکات و سکنات اور قول و فعل سے نمایاں تھا۔ آپ شریعت کے احکام کی بجا آوری میں اکمل تھے۔ اور اُن فضائل و اصاف سے آراستہ تھے۔ جو مشائخ صوفیہ کے لئے اپنے پیرووں کو تعلیم دینے کے لئے ضروری ہیں۔ مگر